رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج صبح صدر اور پارلیمانی نمائندوں کے ساتھ ملاقات میں آٹھ اہم نکات بیان کیے:

پارلیمانی احتساب کی ضرورت،

پارلیمنٹ اور نئی حکومت کے درمیان تعمیری تعامل،

اہم مسائل پر قومی اداروں کا متفقہ موقف،

پارلیمانی مباحثوں اور نمائندوں کی دیگر سرگرمیوں میں اخلاقیات کا غلبہ،

قانون سازی کے ضروری عناصر،

افراط و تفریط کے بغیر نگرانی،

نمائندوں کی کارکردگی پر نگران بورڈ کی موثر نگرانی ،

عالمی مسائل اور خارجہ پالیسی میں پارلیمنٹ کا سنجیدہ کردار۔

انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ منتخب صدر اور پارلیمنٹ مشترکہ احساس ذمہ داری کے ساتھ، دیانتدار، موثر، انقلابی افراد پر مشتمل کابینہ تشکیل دینگے جو مستقبل کے بارے میں پرامید، اپنی دیانت وامانتداری کے لیے معروف، قومی نقطہ نظر کے حامل، اسلامی جمہوریہ پر گہرے یقین کے حامل ہونگے اور ملک اور عوام کے مسائل کو آگے بڑھائیں گے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے بارہویں پارلیمنٹ سے اپنی پہلی ملاقات میں پارلیمنٹ کے موقف کو انتہائی اہم اور حساس قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "عوامی تاثر کے برعکس، پارلیمنٹ صرف ایک ایسی جگہ نہیں ہے جہاں سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ کسی بھی فیصلہ سازی اور اجرائی ادارے کی طرح اسے اپنے فرائض اور کارکردگی کے لیے خدا اور عوام کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیے۔"

انہوں نے مزید کہا کہ "یقیناً، ہمارے پاس پارلیمنٹ کے عوام کے سامنے جوابدہی کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے، لیکن ہم اس کی کارکردگی پر عوام کے اطمینان یا عدم اطمینان کو ان کے ردعمل میں دیکھ سکتے ہیں"۔

اس سلسلے میں رہبر معظم انقلاب نے فرمایا: "ماضی میں بعض پارلیمانی نمائندوں کے اقدامات عوام کو پسند نہیں آئے اور اسی وجہ سے وہ اپنے نمائیندگی سے محروم ہو گئے تھے، لہٰذا ہر نمائندے کو اپنے رویے، تقاریر، موقف اور احتساب کی ضرورت کے مطابق کارکردگی کو درست رکھنا چاہیے۔"

دوسرا نکتہ جس پر قائد انقلاب نے وضاحت کی وہ نظام کی شاخوں کے درمیان ہم آہنگی اور تعمیری تعامل تھا۔

انہوں نے کہا، "نظام کے مختلف ستونوں کو ایک متحد وجود بنانا چاہیے، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تعامل اور تعاون کی ضرورت ہوتی ہے، اور بعض اوقات نرمی اور بعض معاملات کو نظر انداز کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے حکمرانی کے مختلف سطحوں کی ہم آہنگی کو ملک، نظام اور عوام کے لیے ضروری سمجھا۔ بارہویں پارلیمنٹ کے نمائندے کے طور پر نومنتخب صدر کی موجودگی کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ جس طرح میں نے ہمیشہ پارلیمنٹ کو انتظامیہ کے ساتھ تعمیری بات چیت کرنے کی تاکید کی ہے اسی طرح میں نے پارلیمنٹ کو انتظامیہ کے ساتھ تعاون کرنے پر زور دیا ہے۔

قائد انقلاب نے اقتصادی، ثقافتی، بین الاقوامی اور دیگر شعبوں میں جناب پیزشکیان کی کامیابی کو ہر ایک کی کامیابی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو منتخب صدر کی ان کے فرائض کی انجام دہی میں مدد کرنی چاہیے اور مجھے یقین ہے کہ ان کی کامیابی ہم سب کی فتح ہوگی۔

انہوں نے اہم مسائل پر نظام کے مختلف سطحوں سے ایک متفقہ آواز کی ضرورت کی طرف اشارہ کیا اور مزید کہا کہ "دنیا بھر میں بعض لوگ حکام کے بیانات میں اختلاف کو دقت سے تلاش کررہے ہیں ؛ نظام کی مختلف سطحوں کو ایک بات کرنی چاہیے تاکہ انکو مایوس کیا جاسکے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے پارلیمانی مباحثوں میں اخلاقیات کے غلبہ کو بھی انتہائی ضروری قرار دیا اور فرمایا:
"پارلیمنٹ کو ایک مثبت ماحول کو پھیلانے اور رائے عامہ میں امن و سکون کو فروغ دینے کا مرکز ہونا چاہیے، انہیں گزشتہ اجلاسوں میں بعض نمائندوں کے اقدامات کو دہرانے سے گریز کرنا چاہیے۔ جیسے کہ ایک تاریک تصور بنانا اور منفی ہونا، اور لوگوں کے ذہنوں کو مشتعل نہیں کرنا چاہیے۔"

انہوں نے کہا، "پارلیمنٹ کے باہر اور سوشل میڈیا میں نمائندوں کے طرز عمل اور تقریر سے لوگوں کی نفسیاتی سکون کی حفاظت بھی ہونی چاہیے، اتحاد کو فروغ دینا چاہیے، سکون پیدا یونا چاہیے اور قوم کو حوصلہ ملنا چاہیے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ملک کے حکام اور سیاست دانوں کی چوکسی کے بارے میں ایک اہم نکتہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: ہم اس بات سے آگاہ ہیں کہ تمام ایرانیوں کے مشترکہ دشمن کی سائبر آرمی اپنے حریفوں، سیاسی دھڑوں، یا دھڑے ہونے کا دعوی کرتے ہوئے قابل اعتماد مذہبی اور سیاسی شخصیات کی توہین کرتی ہے تاکہ دوسرے فریق کو مشتعل کرنے اور انہیں جواب دینے پر مجبور کیا جاسکے، آپ کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ آپ جو کچھ بھی سوشل میڈیا میں دیکھتے ہیں وہ آپ کے سیاسی حریفوں کا کام ہے۔"

چوتھا نکتہ جو قائد نے ارکان پارلیمنٹ سے خطاب کیا وہ تھا قانون سازی کے ضروری اور نہ کرنا۔ انہوں نے قانون سازی اور تمام شاخوں اور اداروں کے کام کے لیے راہِ عمل کو ترتیب دینا اور روڈ میپ تیار کرنا پارلیمنٹ کا بنیادی فرض قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ‘‘قانون سازی کا ہدف ملک کی ترقی اور عوام کی خدمت ہونا چاہیے۔’’

آیت اللہ خامنہ ای نے ماہرین سے بیشتر استفادہ پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ قانون کی وضاحت اور غیر واضح ہونا ایسے ماہرین کے استحصال کو روکنے کے لیے ضروری ہے جو اس سے فرار کرلیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی صلاحیتوں اور وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے قوانین بنائے جانے چاہئیں اور ان پر عمل درآمد ہونا چاہیے۔

قوانین کو بنیادی دستاویزات کے ساتھ ہماہنگ بنانا اور قوانین کو تایید کیلئے جمع کرنے سے گریز کرنا دو دیگر نکات تھے جن پر قائد انقلاب نے قانون سازی کے حوالے سے توجہ دی تھی۔ انہوں نے قانون سازی کی تجاویز کی زیادتی کو بھی مسئلہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "آئین پارلیمنٹ کو تجاویز پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے، لیکن ایسا کرتے ہوئے، تجاویز کی تعداد کو محدود کیا جانا چاہیے تاکہ قوانین کے جمع ہونے اور متعدد تجاویز زیر التوا چلے جانے سے بچا جا سکے "۔

فوری امور میں قانون سازی کی ضرورت کے کے بارے میں اجتماع کو تاکید کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "بعض اوقات حکومتوں کو بین الاقوامی تعلقات یا اقتصادی اور ترقیاتی مسائل کے شعبوں میں فوری ردعمل کے لیے قانون کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اکثر رہبر سے اجازت لینے کا آسان راستہ اختیار کرتے ہیں جو کہ صرف ہنگامی حالات کیلئے ہے، تاہم، یہ بھی بہتر ہے کہ پارلیمنٹ ان فوری امور میں بھی قانون سازی کرے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے گزشتہ برسوں میں جاری ہونے والی عمومی قانون سازی کی پالیسیوں کے بارے میں فرمایا کہ ان پالیسیوں کو نافذ کرنے کے لیے قوانین کے نفاذ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا، "پارلیمنٹ نے ابھی تک اس شعبے میں قانون سازی نہیں کی ہے، اور اس کام کو فوری طور پر مکمل کرنے کی ضرورت ہے۔"

رہبر معظم انقلاب نے سوال، تنبیہات اور تحقیقات جیسے آلات کو استعمال کرتے ہوئے ایگزیکٹو برانچ کی پارلیمانی نگرانی پر بھی تبصرہ کیا۔

انہوں نے اس سلسلے میں نمائندوں کو یاد دلایا: سب سے پہلے، نگرانی کا مقصد حکومت کی کارکردگی کو بڑھانا ہے۔ لہذا، سیاسی، ذاتی اور گروہی مسائل کو نگرانی کے آلات کے استعمال پر کبھی اثر انداز نہیں ہونا چاہیے۔ دوسرا، زیادتی سے بچنا اور نگرانی میں انصاف کو برقرار رکھنا۔

آیت اللہ خامنہ ای نے بارہویں پارلیمنٹ کے اراکین کے لیے اپنی چھٹی تاکید میں فرمایا: بعض اوقات ایک نمائندے کے نامناسب رویے کی وجہ سے تمام 290 نمائندوں کو سوالیہ نشان بنا دیا جاتا ہے اور پوری پارلیمنٹ عوام کی حمایت سے محروم ہو جاتی ہے۔ نمائندوں کی کارکردگی پر نگران بورڈ کا مقصد اس طرح کے واقعات کو روکنا ہے اور اگر وہ پیش آتے ہیں تو ان کا ازالہ کرنا ہے تاہم اس بورڈ سے متوقع نتیجہ حاصل نہیں ہوسکا ہے۔

اپنی ساتویں سفارش میں، انہوں نے بین الاقوامی امور اور خارجہ پالیسی میں پارلیمنٹ کی نمایاں طاقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، "پارلیمنٹ ایک بااثر عنصر ہے جسے دنیا بھر کی حکومتیں اپنی بات چیت میں استعمال کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، مذاکرات کی میز پر، وہ پارلیمنٹ کی اپوزیشن کو یا وہ قوانین جو اس نے اپنے موقف کے دفاع یا جواز کے طور پر منظور کیے ہیں اپنے مفاد میں استعمال کرتی ہے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ پارلیمنٹ خارجہ امور میں حکومت کا ہاتھ مضبوط کر سکتی ہے، فرمایا: خارجہ پالیسی میں پارلیمنٹ کا ایک مثبت اور مؤثر اقدام گیارہویں پارلیمنٹ کا اسٹریٹجک ایکشن قانون ہے، یقیناً بعض لوگوں نے تنقید کی اور اس قانون پر اعتراض کیا، لیکن یہ تنقیدیں بالکل بے بنیاد ہیں، اور اس قانون کو پاس کرنا بہت درست اقدام تھا۔"

انہوں نے عالمی ترقیات اور سفارت کاری میں نمائندوں کے مختلف کرداروں جیسے کہ سپیکر اور ممبران پارلیمنٹ کے دوروں اور ملاقاتوں کو، بشمول حالیہ برکس سربراہی اجلاس میں سپیکر کی مفید موجودگی کو مؤثر سمجھا۔

ان کا کہنا تھا کہ ‘بعض اوقات خارجہ پالیسی کے معاملات پر کسی نمائندے کا بیان یا تقریر بھی اہم اور موثر ہو سکتی ہے’۔

آیت اللہ خامنہ ای نے حکومتوں کی طرف سے پارلیمانی حمایت کے استعمال کو دنیا بھر میں ایک عام عمل قرار دیا اور مزید کہا: "ایک مثال اسلامی جمہوریہ کے خلاف امریکیوں کا جامع پابندیوں کا قانون ہے، جسے 'CISADA' کے نام سے جانا جاتا ہے، جسے امریکی کانگریس نے منظور کیا تھا۔ اسوقت کا امریکی حزب جمہور سے متعلق صدر، جو دوغلا، بد نیت اور یقیناً ہمارے حکام سے زیادہ چالاک تھا، نے اس پر دستخط کیے، حالانکہ اس نے ایران کے ساتھ تعاون اور حمایت کا دعویٰ کیا تھا اور وہ اس پر دستخط نہ کرنے کا انتخاب کر سکتے تاے۔"

انتخابات کے دوران پابندیوں کے بار بار آنے والے موضوع کا ذکر کرتے ہوئے، جیسا کہ صدارتی امیدواروں اور ان کے نمائندوں کی طرف سے عوام میں ذکر کیا جاتا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں اس شعبے میں فعال ہونے اور کردار ادا کرنے کی صلاحیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم باوقار طریقے سے پابندیوں کو ختم کر سکتے ہیں اور انہیں بے اثر بھی کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے بارہا کہا ہے کہ پابندیوں کو ہٹانا ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے، اور ان سے نمٹنے کے لیے حکمت عملی وضع کرنی ہوگی۔ تاہم، پابندیوں کو بے اثر کرنا ہمارے اختیار میں ہے، اور اس کو حاصل کرنے کے اچھے طریقے ہیں حکومتی عہدیداروں نے ان میں سے کچھ طریقوں کو مثبت نتائج کے ساتھ نافذ کیا ہے اور اس سلسلے میں پارلیمنٹ بھی اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔

قائد کا آٹھواں اور آخری نکتہ پارلیمنٹ کے فوری اور آنے والے کام سے متعلق تھا، یعنی جناب صدر پیزشکیان کی کابینہ کے لیے اعتماد کا ووٹ۔

انہوں نے ضروری طریقہ کار مکمل کرنے کے بعد کابینہ کی فوری تشکیل کو مفید اور ضروری سمجھا۔ انہوں نے کہا کہ 'اس سلسلے میں پارلیمنٹ کے اراکین اور منتخب اور معزز صدر دونوں کی اہم ذمہ داریاں ہیں'۔

آیت اللہ خامنہ ای نے ایسے افراد کے لیے ضروری خصوصیات اور معیارات کے بارے میں جو وزیر بنیں گے اور معیشت، ثقافت، ترقی اور پیداوار کی ذمہ داریاں سنبھالیں گے، فرمایا: "ہمیں کسی ایسے شخص کا تقرر کرنا چاہیے جو قابل اعتماد، دیانت دار، دیندار اور اسلامی جمہوریہ سے گہری وابستگی رکھتا ہو۔ "

انہوں نے مزید کہا، "ایمان ایک اہم معیار ہے۔ مستقبل کے لیے امید اور ایک مثبت نقطہ نظر دیگر اہم معیار ہیں۔ مستقبل کے بارے میں مایوسی کا نظریہ رکھنے والے جو یہ سمجھتے ہیں کہ کچھ نہیں کیا جا سکتا، انہیں اہم اور کلیدی ذمہ داریاں نہیں دی جانی چاہئیں۔"

انہوں نے چودھویں کابینہ کے ارکان کے لیے مذہبی اصولوں کی پاسداری، دیانتداری اور شرافت کی ساکھ، صاف ستھرا ماضی، قومی نقطہ نظر اور سیاسی اور گروہی مسائل میں الجھنے سے گریز کو اضافی ضروری معیار قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "منتخب صدر اور پارلیمنٹ دونوں کو ان معیارات پر عمل کرنا چاہیے، کیونکہ وہ ملک کے عہدیداروں کے انتخاب میں مشترکہ طور اے ذمہ دار ہیں۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے امید ظاہر کی کہ ان معیارات پر عمل کرتے ہوئے اور صدر اور پارلیمنٹ کی مشترکہ ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے ایک قابل، دیندار اور انقلابی کابینہ کا تقرر کیا جائے گا جو ملکی مفادات کو آگے بڑھا سکے۔

اپنی تقریر کے آخری حصے میں انہوں نے غزہ کے مسئلے کو آج بھی عالم اسلام کا بنیادی مسئلہ سمجھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ غاصب غاصب حکومت کے جرائم کے آغاز کو مہینوں گزر جانے کے باوجود بعض لوگوں میں ان مظالم کی مذمت اور ان کا مقابلہ کرنے کا جوش و جذبہ کم ہوگیا ہے تاہم غزہ کے مسئلے کی اہمیت اس سے بھی زیادہ ہے۔ "

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے مزاحمت کی بڑھتی ہوئی طاقت کے بارے میں فرمایا: "امریکہ نامی ایک وسیع سیاسی، اقتصادی اور فوجی سازوسامان، غاصب صیہونی حکومت کے ساتھ مل کر ایک چھوٹے سے گروہ کے خلاف لڑ رہا ہے جسے مزاحمت کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں شرپسند قوتیں حماس اور مزاحمت کو شکست دینے میں ناکام ہو چکی ہیں، وہ ہسپتالوں، سکولوں اور خواتین، بچوں اور معصوم لوگوں پر اپنے بم گرا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آج دنیا کے لوگ غاصب حکومت کے گھناؤنے جرائم اور وحشیانہ رویوں کو دیکھ رہے ہیں اور اس کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے ارکان کو مخاطب کرتے ہوئے مزید کہا کہ غزہ کے حوالے سے آرام سے نہ بیٹھیں اور نہ ہی خاموش رہیں، آج خارجہ امور اور سفارت کاری میں پارلیمنٹ کی سرگرمی کی ایک نمایاں مثال غزہ کا مسئلہ ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے کلمات سے قبل، اسلامی مشاورتی اسمبلی کے اسپیکر نے بارہویں پارلیمنٹ کے اہم ترین کاموں میں سے ایک کے طور پر نصاب کی ترتیب اور اقتصادی اور اسٹریٹجک قوانین کے صحیح نفاذ کی نگرانی میں سابقہ پارلیمنٹ کی کوششوں کی تکمیل پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ نئی پارلیمنٹ عوامی مسائل کو حل کرنے میں خود کو منتخب حکومت کی معاسن سمجھتی ہے اور مزید کہا کہ "بارہویں پارلیمنٹ اور چودھویں انتظامیہ کا مرکزی نقطہ اور مشترکہ محور حکومت کی عمومی پالیسیوں پر عمل درآمد پر زور ہے، خاص طور پر ساتویں ترقیاتی منصوبے کا قانون۔"

جناب قالیباف نے کمزور اور پسماندہ گروہوں کے مسائل اور متوسط طبقے کے مطالبات کی طرف توجہ کو نئی پارلیمنٹ کی دیگر ترجیحات قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ نمائندے خلفشار اور بھونڈے اختلافات میں پھنسنے سے گریز کرتے ہوئے "عوام، خواص اور اسلامی انقلاب کے حامیوں" کے مطالبات کو پورا کرنے پر اپنی کوششیں مرکوز رکھیں گے۔

اسلامی مشاورتی اسمبلی کے اسپیکر نے آیت اللہ خامنہ ای کے ساتھ عوامی نمائندوں کی ملاقات کے دوران جو نکات پیش کیے ان میں دھڑے بندی سے گریز اور نئی حکومت کو ہمدردانہ حمایت کی پیشکش، تمام ووٹروں کے مطالبات کو پورا کرنا، نمائندوں اور ان کے حلقوں کے درمیان تعلق کو مضبوط کرنا، اور کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے نگرانی کے نئے طریقے استعمال کرناجیسے مطالب شامل تھے۔